Regd. S. No 1411

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ نمبر ایس ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ

المصلح

منگل ۱۶ ذوالقعدہ ۱۳۷۲ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی - اے

جلد ۱ | ۲۸ وفا ۱۳۳۲ھ ش ۲۸ جولائی ۱۹۵۳ء | نمبر ۱۰۱

اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے درمیان کوریا میں جنگ بند کرنے کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

پن من جوم ۲۷ جولائی۔ آج صبح پن من جوم میں لڑائی بند کرنے کا جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اقوام متحدہ کے اعلیٰ کمانڈر جنرل مارک کلارک نے بھی اس پر دستخط کر دیئے۔ اس سمجھوتہ پر دستخط ہونے کے بعد آج شام کے ساڑھے پانچ بجے کوریا میں جنگ بالکل بند ہو جائیگی۔ صبح سمجھوتہ پر اقوام متحدہ کی طرف سے لفٹنٹ جنرل هیریسن اور کمیونسٹوں کی طرف سے جنرل نام ال نے دستخط کئے۔ جنرل مارک کلارک نے دستخط کرنے کے بعد اس کی نقلیں پیونگ یانگ میں شمالی کوریا کے کمانڈر جنرل کیم سون اور چینی کمانڈر کو بھیج دیں کیونکہ ان دونوں نے پن من جوم میں جنرل مارک کلارک کے ساتھ دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔

ان دونوں جرنیلوں نے بھی معاہدہ پر دستخط کر دیئے

آج معاہدہ پر دستخط ہونے کے تھوڑی دیر بعد جنرل مارک کلارک اور جنوبی کوریا میں امریکہ کے سفیر نے صدر سنگمن ری سے ملاقات کی۔

معلوم ہوا ہے کہ صدر ری سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس وقت تک عارضی صلح کی خلاف ورزی نہ کریں گے جب تک کہ مقررہ میعاد کے اندر سیاسی کانفرنس کوریا کے اتحاد کے متعلق فیصلہ نہ کرے۔ آج جس سمجھوتہ پر دستخط ہوئے ہیں۔ اس کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ یہ عارضی سمجھوتہ صرف فوجی نوعیت کا ہے اور اس کا مقصد یہ ہے کہ کوریا کے مستقبل کا فیصلہ پُر امن ذرائع سے کیا جائے۔ اس سمجھوتہ کے پانچ مقصد ہیں۔ (۱) فوجی حد بندی (۲) لڑائی بند کرنے کا انتظام (۳) جنگی قیدیوں کا تبادلہ (۴) ۵) سمجھوتہ میں ترمیم و اضافہ۔ سمجھوتہ کی رو سے ۷۲ گھنٹے کے اندر اندر سوا میل کے علاقہ سے تمام فوجی دستے ہٹا لئے جائیں گے۔ اور تمام قلعہ بندیاں توڑ دی جائیں گی۔ اس کے بعد پانچ دن کے اندر اندر کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کی فوجوں کے عقب میں جو جزیرے ہیں۔ ان سے فوجیں ہٹائی جائیں گی۔ اور وہاں کسی قسم کی رسد یا کمک نہیں بھیجی جائیگی۔ عارضی صلح پر عملدرآمد کرنے کے لئے ایک مشترکہ فوجی کمیشن مقرر کیا جائیگا۔ عملدرآمد کی نگرانی کرنے کے لئے بھی ایک کمیشن مقرر ہوگا۔

سمجھوتہ پر دستخط ہونے سے پہلے ہی اقوام متحدہ کی طرف سے لڑائی تقریباً بند ہو گئی۔ اقوام متحدہ کی توپوں نے گولہ باری بند کر دی۔ سمجھوتہ کے تھوڑی دیر بعد؟

میں کشمیر کا ہندوستان یا پاکستان سے الحاق نہیں چاہتا!

نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے سامنے شیخ عبداللہ کی تقریر

سری نگر ۲۷ جولائی: مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے کہا ہے۔ کہ امید ہے کہ مسٹر محمد علی اور پنڈت نہرو مسئلہ کشمیر کا منصفانہ حل تلاش کرتے وقت چالیس لاکھ کشمیریوں کو مد نظر رکھیں گے۔ انہوں نے نیشنل کانفرنس کے کارکنوں کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری ہندوستان یا پاکستان دونوں میں سے کسی کا حاشیہ بردار بن کر نہیں رہنا چاہتے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہندوؤں کے دو بیں بازو کے لیڈروں نے کشمیر کا ہندوستان سے زبردستی الحاق کرنے کے لئے جو فرقہ وارانہ تحریک شروع کر رکھی ہے۔ اس سے کشمیر اور ہندوستان کے تعلقات کی بنیادیں ہل گئی ہیں انہوں نے کہا کہ میں کشمیر کا ہندوستان سے یا پاکستان سے الحاق نہیں چاہتا۔ بلکہ یہ چاہتا ہوں کہ ہندوستان۔ پاکستان اور کشمیر ایک ہو جائیں۔

(ریڈیو پاکستان)

میجر صلاح سالم کی پریس کانفرنس

قاہرہ ۲۷ جولائی: مصر کی قومی رہنمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے کہا ہے۔ کہ جب تک مصر کی مکمل خود مختاری کو تسلیم نہیں کیا جاتا۔ اس وقت تک نہ مصر کسی فوجی منصوبہ میں شامل ہوگا۔ اور نہ کسی فریق کا ساتھ دے گا۔ میجر صلاح سالم نے اخباری نمائندوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کوئی ملک دوسرے ملک کی مرضی اور تعاون کے بغیر وہاں فوجی اڈے قائم نہیں رکھ سکتا۔ انہوں نے کہا ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ برطانیہ نہر سویز کے علاقہ سے اپنا قبضہ نہیں ہٹانا چاہتا۔

اقوام متحدہ میں یونان کے خلاف البانیہ کی شکایت

نیویارک ۲۷ جولائی۔ البانیہ نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ یونان پر زور ڈال کر سرحدی حادثات بند کرائے جائیں۔ البانیہ نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ کو ایک مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ یونانی سرحدی دستوں نے البانیہ کی سرحد کے اندر ۲۹ بار حملہ کیا۔ یہ حملے ۸ مارچ سے ۲ جولائی تک ہوئے۔

اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے کمیونسٹوں کی فوجوں پر پرچے گرائے۔ لیکن وہ بغیر بم گرائے واپس آگئے۔ دستخط ہونے کے ایک گھنٹہ بعد پیونگ یانگ ریڈیو نے چینی اور شمالی کوریا کی فوجوں کے نام ایک پیغام نشر کیا۔ جس میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ لڑائی بند کرنے کے سمجھوتہ کی پوری پوری پابندی کریں۔ اور غیر فوجی علاقہ سے پیچھے ہٹ جائیں۔ پیکنگ ریڈیو نے بھی ایک نشریہ میں کہا ہے۔ کہ یہ سمجھوتہ کمیونسٹوں کی شاندار فتح ہے اور اس سے کوریا کے مسئلہ کا پر امن تصفیہ ہونے کا راستہ کھل گیا ہے۔

آج صبح دونوں وزرائے اعظم کی ۲ گھنٹہ تک بات چیت ہوئی

کراچی ۲۷ جولائی (سٹاف رپورٹر) آج وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی اور وزیر اعظم ہندوستان مسٹر نہرو کے درمیان ۲ گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ پنڈت نہرو کے کراچی پہنچنے کے بعد دونوں وزرائے اعظم کی یہ چوتھی ملاقات تھی۔ آج شام دونوں وزرائے اعظم کسی وقت پھر بات چیت کریں گے اس سے پہلے گورنر جنرل نے مسٹر نہرو کو تلک لگانے کی رسم ادا کی۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

محمد آباد اسٹیٹ ۲۶ جولائی (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیٹ درد کو آرام ہے نزلہ ہے اور گلے کی تکلیف ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دل سے دعا فرمائیں۔

نیروبی ۲۷ جولائی: کینیا میں تمام ایشیائی نوجوانوں کو فوجی حکومت کے تحت کام کرنے کے لئے طلب کر لیا گیا ہے مشرقی افریقہ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اس قسم کا اقدام کیا گیا ہے۔

کراچی ۲۷ جولائی: حکومت پاکستان نے تھل پروجیکٹ کو عملی جامہ پہنانے کی منظوری دیدی ہے اس پر ۲۲ کروڑ روپے خرچ آئیں گے۔

جرمنی سے چھینے ہوئے علاقوں کی بازیابی کا مطالبہ

بون ۲۷ جولائی۔ مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنیور نے کہا ہے کہ مغربی جرمنی سائیلیشیا اور ان علاقوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے جو دوسری جنگ عظیم کے بعد اس کے ہاتھ سے نکل گئے تھے پر امن طریقے سے کوشش کرے گا انہوں نے امید ظاہر کی کہ جرمنی کے مشرقی علاقہ کے دوبارہ حصول کے لئے ان کی کوششیں بار آور ہوں گی

سرحد میں گندم کی قیمت میں دو روپے فی من کی کمی کر دی گئی

پشاور ۲۷ جولائی صوبہ سرحد میں گندم کی قیمت میں دو روپے فی من کی کمی کر دی گئی ہے اب وہاں گیہوں سولہ روپے کی جگہ چودہ روپے من فروخت ہوگی۔ سرحد کی کابینہ نے یہ فیصلہ وزیر اعلیٰ سردار عبدالرشید کے پشاور پہنچنے کے فوراً بعد کیا۔ جو کل صبح کراچی پہنچے تھے۔

کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان وائرلیس ٹیلی پرنٹر سروس

کراچی ۲۷ جولائی۔ کراچی اور ڈھاکہ کے درمیان وائرلیس ٹیلی پرنٹر سروس جاری کرنے کے لئے مشینیں نصب کرنے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ ماہرین ان مشینوں کی آزمائش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ جلد ہی یہ سروس کام کرنے لگے گی۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۵۲ء

حمید نظامی صاحب کا مطالبہ

معاصر عزیز "نوائے وقت" لاہور کے سنجیدہ اور فہمیدہ ایڈیٹر مسٹر حمید نظامی کی ہمارے دل میں بڑی قدر ہے۔ خاصکر اس لئے بھی کہ آپ نے پنجاب کے گذشتہ افسوسناک فتنہ فساد کو ہوا دینے سے اپنے دامن کو بچائے رکھا۔ مگر پارٹی بازی کا برا ہو کہ بھلے بھلے اس کے پھیر میں پڑ کر بعض وقت غلط راستہ پر چل نکلتے ہیں۔

شائد ہی کوئی سنجیدہ اور فہمیدہ پاکستانی ہوگا جس کو گذشتہ فتنہ و فساد پر سخت افسوس و رنج نہ ہو۔ ملک و قوم کو جو نقصان ہوا ہے۔ اور جو بین الاقوامی بدنامی ہوئی۔ پاکستان کے حقیقی خیر خواہوں کی عبرت کے لئے کافی ہے۔ نظامی صاحب آخری شخص تھے۔ جن سے اس سے پارٹی فائدہ اٹھانے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ مگر حیرت ہے کہ مسٹر سہروردی کے سوا آپ ہی وہ شخص ہیں جنہوں نے اس دبے ہوئے شعلہ کو از سر نو بھڑکانے کی کوشش کی ہے

چند روز ہوئے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ایک بیان شائع ہوا تھا جو گذشتہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کی درخواست پر آپ نے دیا۔ نظامی صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کا یہ بیان مذہبی نہیں بلکہ سیاسی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس لئے مزید وضاحت ہونی چاہیئے۔ خدا جانے اس میں کیا حکمت ہے۔ اور کونسا سیاسی عقدہ اس سے حل کرنا مقصود ہے نظامی صاحب ہی بتلا سکتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ آپ یہ بھی اعلان کرتے جاتے ہیں کہ بحث مقصود نہیں اور کہ "ہم اپنے آپ کو اس امر کا اہل نہیں سمجھتے کہ مذہبی مباحثہ میں حصہ لیں"۔ مگر ساتھ ساتھ اس بہانے سے کہ مرزا صاحب کے بیان کا پس منظر خالص سیاسی ہے"۔ مذہبی عقائد میں دخل بھی دیتے ہیں۔ چلو مان لیتے ہیں کہ جو کچھ نظامی صاحب فرماتے ہیں صحیح ہے۔ اور ان کے کہنے کے مطابق بیان کا پس منظر خالص سیاسی سہی۔ تو اب سوال یہ ہے کہ اس سے مذہبی عقائد کے متعلق مزید وضاحت کا سوال کس طرح اور کیوں پیدا ہوتا ہے۔ نظامی صاحب کا موقف یہ نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے نعوذ باللہ کوئی غلط بیانی کی ہے بلکہ ان کے خیال میں آپکا بیان مبہم و مجمل و غیر مفصل ہے اس لئے آپ کا مطالبہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالٰی بنصرہ العزیز کو غیر مبہم الفاظ میں اعلان کرنا چاہیئے کہ

"ان کی جماعت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتی ہے۔ اور اس عقیدہ سے ہم آہنگ ہے۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی یا غیر تشریعی ظلی یا بروزی کوئی نبی نہیں آ سکتا"۔

نظامی صاحب نے یہ نہیں بتایا کہ مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالٰی کو کیوں یہ اعلان کرنا ضروری ہے۔ پھر انہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ یہ عقیدہ کس کا ہے جس کے ساتھ وہ ہم آہنگی چاہتے ہیں۔ کیونکہ اگر یہ صرف ان کا اپنا عقیدہ ہے۔ تو اس کے ساتھ دوسروں کو ہم آہنگ ہونے پر مجبور کرنے کا انہیں کیا حق ہے؟ اور اگر ان کے وہم میں ان کے ساتھ دیگر مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ تو ہم کو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مسٹر حمید نظامی کو اپنے گھر کی کچھ بھی خبر نہیں

کسی عقیدہ کی سند صرف مسلمہ علمائے حق ہی سمجھے جا سکتے ہیں۔ اب ملاحظہ ہو (۱) حضرت محی الدین ابن عربی کا حوالہ:-

ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلعم انما ھی النبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلعم ولا یزید فی شرعہ حکماً اٰخر وھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علیٰ شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام النبوۃ۔ (فتوحات مکیہ جلد ۲ ص ۷۳)

(۲) حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند فرماتے ہیں:-

"عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد ہے۔ اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کوئی فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے؟ ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیجئے۔ تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر میں جانتا ہوں۔ کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔

(تحذیر الناس مطبوعہ سہارنپور صفحہ ۳)

پھر اسی کتاب میں دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ کہ "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا۔" (تحذیر الناس صفحہ ۲۸)

یہ حوالے ان علماء کے ہیں جن کا علمائے حق ہونا نظامی صاحب کے نزدیک بھی مسلمہ ہے کیا ان کے لئے ضروری نہیں۔ پیشتر اسکے کہ مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالٰی سے مطالبہ کریں پہلے ان علماء کو بھی اپنے مندرجہ بالا عقیدہ سے ہم آہنگ بنائیں۔ حالانکہ بقول خود آپ مذہبی معاملات میں دخل دینے کے اہل نہیں۔ ہم نے کوئی ہاتھ کی صفائی نہیں دکھائی۔ آپ ہر اسلامی فرقے کے علماء سے ان حوالوں کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اور اگر آپ چاہیں تو دیگر بیسیوں بڑے بڑے علماء حق کے اور بھی ایسے حوالے پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جن کے علمائے حق ہونے پر آپ کو انکار نہیں ہوگا۔ چند نام ملاحظہ ہوں۔

(۱) حضرت امام محمد طاہر صاحب مجمع البحار (۲) حضرت سید عبد الکریم جیلانی (۳) حضرت امام شعرانی رح (۴) حضرت ملا علی بن محمد سلطان القاری (۵) حضرت مجدد الف ثانی رح (۶) حضرت مولانا رومی رح (۶) حضرت سید ولی اللہ محدث دہلوی

اگر مرزا صاحب نے آپ کے مطالبہ کے مطابق اعلان کر دیا تو نظامی صاحب اپنے علمائے حق کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے؟

پھر نظامی صاحب کا مطالبہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالٰی اپنی جماعت کو یہ ہدایات بھی جاری کریں۔

(الف) عامۃ المسلمین کے ساتھ اور عامۃ المسلمین کے پیچھے نماز پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

(ب) عام مسلمانوں کی نماز جنازہ پڑھنے پر کوئی پابندی نہیں۔

(ج) عام مسلمانوں سے رشتہ ناطہ کرنے کی کوئی ممانعت نہیں۔

ہمیں اگر یہ شبہ نہ ہوتا۔ کہ نظامی صاحب محض پارٹی بازی کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو ہم اسے ان کی سادگی پر محمول کرتے۔

حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالٰی سے ایسا مطالبہ کرنے سے پہلے آپ کو چاہیے تھا۔ کہ گھر میں مشورہ کر لیتے۔ اور ان فتاوی کا مطالعہ فرما لیتے۔ جو ہر فرقہ نے تمام دوسرے فرقوں کے متعلق دے رکھے ہیں۔ اور نہیں تو ذرا لاہور کی مساجد کی سیر ہی فرما لیتے۔ تاکہ معلوم ہوتا کہ بہت سی مساجد میں دوسرے فرقہ کا آدمی نماز بھی نہیں پڑھ سکتا۔ اور جن میں اکثر اس قسم کا نوٹس لگا ہوا ہوتا ہے۔ کہ

"یہاں احناف کے طریقے پر ہی نماز پڑھنا ہوگی ورنہ"

آپ نماز کی ممانعت ہی لئے پھرتے ہیں۔ وہاں تو حکم ہے کہ انہیں اپنے پیچھے بھی نماز نہ

(باقی ص ۳ پر)

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی صحت کے لئے درخواست دعا

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ تعالٰے عنہ ایک لمبے عرصہ سے بیمار رہیں۔ علاج معالجہ کے باوجود ان کی علالت بڑھتی جا رہی ہے۔ اور تشویشناک صورت اختیار کر رہی ہے احباب انکی جلد از جلد صحت یابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

خطبہ جمعہ

جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر سنجیدگی سے ایمان نہیں لاتا اس کے سارے کام بے حقیقت ہو جاتے ہیں

اگر تم نیکیوں میں ترقی کرنا اور خدا تعالیٰ کی محبت اپنے دلوں میں پیدا کرنا چاہتے ہو تو حلال اور طیب رزق حاصل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۵۳ء بمقام ناصر آباد

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

دنیا میں سب چیزوں سے زیادہ اہم اور سب چیزوں سے زیادہ بھروسہ کے قابل انسان کی سنجیدگی ہوتی ہے۔ جب تک اس میں سنجیدگی نہ ہو اس وقت تک اس کے کسی کام پر نہ اعتبار ہو سکتا ہے۔ نہ بھروسہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی نتیجہ نکل سکتا ہے۔

خدا تعالیٰ کی ذات

کتنی اہم اور کتنی مقدم ہے۔ ساری کائنات کو پیدا کرنے والا ہے۔ ساری ہستیاں اس کی محتاج ہیں۔ اور سارے کام اس کے ساتھ وابستہ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ پر سنجیدگی سے ایمان نہیں لاتا۔ اور اس کی ذات اس کے سامنے ہر وقت حاضر نہیں رہتی۔ تو اس کے سارے کام بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے رسول کتنی شان کے مالک ہیں۔ اور رسالت کتنی اہم چیز ہے لیکن اگر کوئی شخص رسالت کے ساتھ بھی سنجیدگی سے تعلق نہیں رکھتا۔ تو

رسالت پر ایمان

لانا اسے کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔ چنانچہ دیکھ لو صحابہؓ بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے تھے۔ اور آجکل کے مسلمان بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں۔ جہاں تک زبان کا سوال ہے وہ بھی لا الٰہ الا اللہ سے بڑھ کر کچھ نہیں کہتے تھے۔ اور آجکل کے مسلمان بھی لا الٰہ الا اللہ سے کچھ کم نہیں کہتے مگر باوجود اسکے ان کو لا الٰہ الا اللہ نے جس مقام پر پہونچا دیا تھا اس مقام پر آجکل کا مسلمان لا الٰہ الا اللہ کہہ کر نہیں پہونچا۔ اس کے یہ معنے نہیں کہ لا الٰہ الا اللہ میں کوئی نقص ہے یہ لا الٰہ الا اللہ کا نقص نہیں بلکہ اس سنجیدگی کا نقص ہے جو مسلمانوں میں مفقود ہو چکی ہے۔ وہ لا الٰہ الا اللہ کہتے ہیں مگر سنجیدگی سے اس پر ایمان لاتے اور ہر چیز پر لا الٰہ الا اللہ کو مقدم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ وہ ہر دوسری چیز کو لا الٰہ الا اللہ پر مقدم کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں

ذاتی فوائد کے حصول کے لئے

اپنا ایمان بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے اخلاق بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی دیانت بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنا حسب نسب بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنے عزیز ترین وجود بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اپنی قوم اور اپنی ملت بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ غرض ذاتی طور پر انہیں جو فوائد بھی نظر آتے ہوں۔ ان کے لئے وہ اپنی ہر چیز بیچنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ پر سنجیدگی سے ایمان نہیں رکھتے۔ وہ عقیدۃً لا الٰہ الا اللہ کے قائل ہیں اور اسے مانتے ہیں۔ مگر محض ماننے سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک انسان اپنی

عملی زندگی

بھی اسکے مطابق ڈھالنے کیلئے تیار نہ ہو۔ آجکل ایک طرف تو احرار کی طرف سے یہ شور مچایا جاتا ہے۔ کہ جو احمدی ہو اسے مارو اور لوٹ لو اور دنگا اور فساد کرو۔ اور دوسری طرف انہی لوگوں میں سے بعض کی طرف سے مہینہ میں ایک دفعہ بعض دفعہ پندرھویں دن اور بعض دفعہ ہر ہفتہ بلکہ بعض دنوں میں دو دو تین تین خطوط مجھے اس قسم کے آجاتے ہیں۔ کہ ہم احمدی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ آپ ہمیں یہ بتائیں۔ کہ اگر ہم احمدی ہو گئے تو آپ ہمیں کیا دیں گے۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم اپنے عقیدہ کو چند پیسوں پر بیچنا چاہتے ہیں۔ اس قسم کے خط لکھنے والے بعض دفعہ اچھے اچھے خاندانوں میں سے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ علماء کی اولاد میں سے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ فقہاء کی اولاد میں سے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ مغربی تعلیم یافتہ لوگوں کی اولاد میں سے ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ وہ قوم کا رکنوں کی اولاد میں سے ہوتے ہیں۔ مگر اسکے باوجود وہ ہمیں یہ لکھنا کوئی معیوب نہیں سمجھتے۔ کہ اگر ہماری تعلیم کا انتظام کر دیا جائے۔ یا ہماری ملازمت کا انتظام کر دیا جائے۔ یا ہماری شادی کا انتظام کر دیا جائے۔ تو ہم احمدی ہونے کے لئے تیار ہیں۔ ہم تو ایسے لوگوں کو یہ جواب دے دیا کرتے ہیں کہ

مذہب بیچا نہیں جاتا

آپ لوگ مذہب کو بیچنا چاہتے ہیں۔ اور ہم میں اسکے خریدنے کی طاقت نہیں۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ لکھنے والے کو یہ جرأت ہوتی کیوں ہے۔ ایک لکھنے والا جب لکھتا ہے کہ میں آپ کے مذہب میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ آپ اسکے بدلہ میں مجھے کیا دیں گے۔ تو میں تو سمجھتا ہوں۔ اگر اس میں ذرا بھی سنجیدگی ہوتی۔ تو یہ الفاظ لکھتے وقت اسپر فالج گر جاتا۔ یا اس کا دل بند ہو جاتا۔ اور اس میں ذرا بھر بھی ایمان ہوتا۔ تو وہ یہ خیال بھی اپنے دل میں نہ لاتا کہ مذہب کو دوسرے کے پاس بیچا جا سکتا ہے۔ اب خواہ یہ مولویوں کے ورغلانے کا نتیجہ ہو یا کسی کے اپنے ہی

ایمان کی کمزوری

اس کا باعث ہو۔ بہرحال وہ اتنا بڑا فقرہ اپنے خط میں لکھتا ہے۔ کہ جس مذہب اور عقیدہ کا میں پابند ہوں وہ ہے تو سچا لیکن اگر آپ میری تعلیم کا انتظام کر دیں یا میری شادی کا انتظام کر دیں۔ یا میری نوکری کا انتظام کر دیں۔ تو میں اپنے عقیدہ اور مذہب کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں لوگ ایمان کا تو دعوے کرتے ہیں لیکن ان کے ایمانوں میں سنجیدگی نہیں پائی جاتی۔ ذرا جرح کرو۔ تو وہ کہنے لگ جاتے ہیں کہ ارے ہے کیا۔ اصل چیز تو پیسہ ہی ہے لیکن شاید

اسلام زندہ باد کے نعرے

لگانے میں وہ سب سے آگے آگے ہوں لیکن پرائیویٹ ملاقات ہو تو کہتے ہیں کہ اصل چیز تو پیسہ ہی ہے۔ پھر ہر ایک کے دو دو تین تین مذہب ہوتے ہیں۔ زبان کا مذہب اور ہوتا ہے۔ خیالات کا مذہب اور ہوتا ہے۔ اور جذبات کا مذہب اور ہوتا ہے۔ پھر خلوت کا مذہب اور ہوتا ہے۔ اور جلوت کا مذہب اور ہوتا ہے۔

دوستوں کی مجلس

میں بیٹھتے ہیں۔ تو بے تکلفی سے مذہب پر ہنسی اور تمسخر اڑانا شروع کر دیتے ہیں اور جب باہر جلسوں میں جاتے ہیں۔ تو گلے پھاڑ پھاڑ کر مذہب کی تائید میں تقریریں کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ جب وہ سوچتے اور غور کرتے ہیں۔ تو انہیں

مذہب کی تعلیم

پر خسم قسم کے اعتراضات نظر آنے لگتے ہیں. اور جب جذبات کا سوال آتا ہے. تو ان کی ساری محبت اپنے بیوی بچوں اور روپیہ کی طرف چلی جاتی ہے. خدا اور اس کے رسول کی طرف نہیں جاتی۔ گویا جس طرح آج کل کئی کئی کپڑوں کے جوڑے اور کئی کئی بوٹ خریدنے کا رواج ہے۔ اسی طرح ان کی خلوت کا مذہب اور ہوتا ہے۔ اور ان کی جلوت کا مذہب اور ہوتا ہے۔ ان کے ذکر کا مذہب اور ہوتا ہے۔ اور ان کے فکر کا مذہب اور ہوتا ہے۔ ان کے جذبات کا مذہب اور ہوتا ہے۔ اور ان کے خیالات کا مذہب اور ہوتا ہے۔ لیکن

حقیقی مذہب

ان ساری چیزوں پر حاوی ہوتا ہے۔ اور جب انسان اسے قبول کرتا ہے۔ تو اس کے خیالات بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس کے جذبات بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس کے افکار بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں. اور اس کے اذکار بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ اس کی خلوت بھی اس کے تابع ہوتی ہے۔ اور اس کی جلوت بھی اس کے تابع ہوتی ہے۔ اور وہ جہاں بھی ہو۔ اور جس حالت میں بھی ہو۔ اس عقیدہ اور مذہب کے تابع رہتا ہے۔ اور کبھی اسے ترک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ خواہ اسے مار دیا جائے۔

گذشتہ شورش میں بعض جگہ ہماری جماعت کی مستورات نے ایسی بہادری دکھائی کہ جب شرارتی عنصر نے انہیں پکڑا۔ اور احمدیت سے منحرف کرنا چاہا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ تم ہمیں ماردو ہمیں۔ اس کی پرواہ نہیں۔ بلکہ اگر تم ہمارے جسم کے ستر ستر ٹکڑے کر دو۔ تب بھی ہمیں خوشی ہے۔ کیونکہ ہمارے ستر ٹکڑے ہی

خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق

ہوں گے۔ لیکن اس کے مقابل میں بعض ایسے مرد بھی تھے۔ جنہوں نے بزدلی دکھائی اور کمزوریٔ ایمان کا اظہار کیا۔ اگر وہ احمدیت کو جھوٹا سمجھ کر چھوڑ جاتے۔ تو ہمارے لئے اس میں کوئی رنج کی بات نہیں تھی ہر شخص اپنی نجات کا آپ ذمہ دار ہے۔ اگر ایک شخص دیانتداری سے سمجھتا ہے۔ کہ شیعیت میں میری نجات ہے۔ احمدیت میں نہیں۔ تو وہ ہر وقت آزاد ہے۔ کہ احمدیت کو چھوڑ دے۔ اور شیعیت کو اختیار کرے۔ اس سے نہ کوئی جماعت اسے روک سکتی ہے۔ نہ کوئی قوم اسے روک سکتی ہے۔ اور نہ کوئی حکومت اسے روک سکتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص سمجھتا ہے۔ کہ خارجیت میں میری نجات ہے۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ خارجیت کو قبول کرلے۔ اور احمدیت کو ترک کر دے۔ یا اگر ایک شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ حنفی جو کچھ کہتے ہیں وہ درست ہے۔ تو اس کا دیانتداری کے ساتھ فرض ہے۔ کہ وہ حنفی بن جائے۔ یا اگر کوئی حنفی یہ سمجھتا ہے۔ کہ اہلحدیث جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ درست ہے۔ تو اس کا فرض ہے کہ وہ حنفیت کو چھوڑ دے۔ اور اہلحدیث بن جائے۔ یا اگر کوئی اہلحدیث یہ سمجھتا ہے۔ کہ حنفی سچائی پر ہیں۔ تو اس کا فرض ہے۔ کہ وہ فرقہ اہلحدیث کو چھوڑ دے۔ اور حنفیت اختیار کرے۔ لیکن جو شخص اس خیال سے کسی مذہب کو چھوڑتا ہے۔ کہ اگر میں اس پر قائم رہا۔ تو لوگ مجھے مار ڈالیں گے۔ تو وہ جس طرح ایک جگہ بے ایمان رہا۔ اسی طرح دوسری جگہ بھی بے ایمان رہے گا۔ اس کا نہ یہاں اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ وہاں اعتبار کیا جا سکتا ہے۔ اور درحقیقت ایسا وہی کرتا ہے۔ جس نے مذہب کو ساری چیزوں پر مقدم نہیں کیا ہوتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ اس بارہ میں مومنوں کو

ایک اصولی ہدایت

دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ یا ایہا الرسل کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً یعنی یہ مقام کہ انسان ہر قسم کے تزلزل سے بچ جائے اور اسے روحانیت اور مذہب پر ثبات حاصل ہو جائے۔ حلال کھانے کے نتیجہ میں حاصل ہوتا ہے۔ اگر تم حلال کھاؤ گے۔ تو اسکے نتیجہ میں لازمی طور پر تمہیں عمل صالح کی توفیق ملے گی۔ جس طرح آج کل کمیونزم نے یہ بات نکالی ہے۔ کہ سارا دھندا پیٹ کا ہے۔ چنانچہ جہاں بھی کمیونسٹوں سے بات کرنے کا کسی کو موقع ملے۔ وہ یہی کہتے ہیں۔ کہ اور مسائل کو جانے دیجیے۔ سارا جھگڑا ہی پیٹ کا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم بھی یہی کہتا ہے کہ پیٹ ہی اصل چیز ہے۔ مگر انہوں نے تو یہ کہا ہے۔ کہ جس نے پیٹ کا مسئلہ حل کر لیا۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ اور قرآن یہ کہتا ہے کہ جس نے اپنے پیٹ کو ہر قسم کے حرام سے بچا لیا۔ وہ کامیاب ہو گیا۔ جس نے حلال اور حرام میں ہمیشہ امتیاز کیا۔ اور جس نے طیبات کا استعمال ہمیشہ اپنا معمول رکھا۔ وہی ہے جسے عمل صالح کی توفیق ملتی ہے۔ یعنی نماز کی بھی اسے ہی توفیق ملتی ہے۔ جو حلال کھاتا ہے۔ اور روزہ بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو حلال کھاتا ہے۔ اور حج بھی اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو حلال کھاتا ہے۔ اور زکوٰۃ کی بھی اسی کو توفیق ملتی ہے۔ جو حلال کھاتا ہے۔ بظاہر یہ ایک بے جوڑ سی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور انسان حیران ہوتا ہے۔ کہ حلال کی روٹی کھانے سے نماز کی کس طرح توفیق مل سکتی ہے۔ مگر قرآن ہمیشہ اصولی باتیں پیش کرتا ہے۔ جن پر اگر مضبوطی کے ساتھ عمل کیا جائے۔ تو ان کے نتائج سے انسان محروم نہیں رہ سکتا۔ یہ اصولی ہدایت قرآن کریم نے اس لئے دی ہے۔ کہ عام طور پر مذہب اور بے ایمانی کو لوگ متضاد نہیں سمجھتے۔ وہ چھوٹے چھوٹے لالچوں کی وجہ سے بے ایمانی پر اتر آتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے کچھ بے ایمانی کرلی۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ بلکہ وہ فخر کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ ہم نے فلاں چالاکی کی۔ اور بعض دفعہ تو وہ ایسے بیوقوف ہوتے ہیں۔ کہ

دین کے نام پر

چالاکی کرتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اگر ہماری اس چالاکی یا دھوکا بازی کے نتیجہ میں دین کو فائدہ پہنچ جائے۔ تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مجھے حیرت ہوئی۔ جب اسی سفر میں مجھے معلوم ہوا۔ کہ یہاں کی ایک جماعت کے نمائندوں نے جماعت کی خاطر بے ایمانی کی ہے۔ تاکہ اس بے ایمانی کے نتیجہ میں جماعت کو فائدہ حاصل ہو۔ مجھے جب یہ بات معلوم ہوئی۔ تو میں نے کہا۔ کہ اس صورت میں تو مسیح موعودؑ مومنوں کے مسیح موعودؑ نہ ہوئے۔ بلکہ نعوذ باللہ ڈاکوؤں اور چوروں کے امام ہوئے۔ اگر ہمارے سلسلہ اور نظام نے بھی بے دیانتی سے روپیہ کمانا ہے۔ تو پھر یہی کہنا پڑے گا کہ مسیح موعود ڈاکوؤں اور چوروں کے امام ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک چچازاد بھائی تھے۔ جنہوں نے چوہڑوں کے پیر ہونے کا دعویٰ کر دیا تھا۔ اس طرح ہمیں کہنا پڑیگا۔ کہ مسیح موعودؑ نے کوئی نیک جماعت پیدا نہیں کی۔ بلکہ دھوکہ بازوں کی جماعت پیدا کی ہے۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ وہ شخص جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف اپنے آپ کو ایسے مقام پر کھڑا کرتا ہے۔ جس مقام پر کھڑا ہونے کے بعد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت

بھی لوگوں کی نگاہ میں مشتبہ ہو جاتی ہے۔ وہ کتنا بے ایمان اور دشمن اسلام ہے۔ اگر یہ خدا کا سلسلہ ہے۔ تو اس کے لئے حرامخوری کی کیا ضرورت ہے۔ اور اگر یہ خدا کا سلسلہ نہیں۔ تو پھر چاہے ساری دنیا کی حرامخوریاں کرلو۔ اس سے اس سلسلہ کو کیا فائدہ پہنچ جائیگا۔ یا درکھو کمیونزم کی طرح اسلام نے بھی اس امر کو تسلیم کیا ہے۔ کہ اصل سوال پیٹ کا ہے۔ مگر کمیونزم تو یہ کہتی ہے۔ کہ جس نے پیٹ بھرا وہی

ہمارا نجات دہندہ

ہے۔ اور قرآن یہ کہتا ہے۔ کہ جس نے اپنے پیٹ میں حلال ڈالا۔ وہی ہمارا نجات دہندہ ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس کے لئے نیکیوں کے رستے کھلتے ہیں۔ جب تک وہ اس امر کی پرواہ نہیں کرتا۔ کہ اس کا رزق حلال ذرائع سے کمایا ہوا ہے۔ یا حرام ذرائع سے۔ اس وقت تک نہ اس کا لا الٰہ الا اللہ کہنا اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ نہ احمدی کہلانا اسے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ نہ حنفی۔ سنی۔ شیعہ۔ چکڑالوی یا اہلحدیث کہلا کر وہ خدا تعالیٰ کو خوش کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ اسی وقت خوش ہوگا۔ جب وہ اپنے پیٹ میں حلال روزی ڈالے گا۔ اگر وہ دھوکہ بازی کے ساتھ روپیہ کماتا ہے۔ اور حرام روٹی اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے۔ تو اس کا یہ سمجھنا کہ اس کے نتیجہ میں وہ

نیک اعمال

بجا لا سکے گا۔ بالکل غلط ہے۔ لیکن اگر وہ حلال روزی کھائے گا۔ تو اس کے نتیجہ میں اسے نیک اعمال کی بھی توفیق مل جائے گی۔ یعنی اس کے بعد اگر وہ سنوار کر نماز پڑھنا چاہے۔ تو پڑھ سکتا ہے۔ اگر وہ احتیاط کے ساتھ روزہ رکھنا چاہے۔ تو رکھ سکتا ہے۔ اگر وہ شرائط کے مطابق زکوٰۃ دینا چاہے۔ تو دے سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ آپ ہی آپ اس سے یہ اعمال صادر ہونے شروع ہو جائیں گے۔ آپ ہی آپ کوئی عمل ظاہر نہیں ہو سکتا۔ صرف ان کے لئے ایک رستہ کھل جاتا ہے۔ پس اس کے یہ معنے نہیں۔ کہ اگر ایک ہندو حلال روزی کھائے گا۔ تو وہ نماز پڑھنے لگ جائیگا۔ یا ایک سکھ حلال روزی کھائے گا۔ تو وہ روزہ رکھنا شروع کر دیگا۔ یا ایک عیسائی حلال روزی کھائے گا۔ تو وہ ذکر الٰہی کرنے لگ جائیگا، بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ ان

نیکیوں کا راستہ اُس کے لئے کھل جائیگا ۔ اگر وہ نماز و روزہ اور ذکرِ الٰہی کو اختیار کرتا چاہے گا ۔ تو ان نیکیوں کی اُسے توفیق مل جائے گی ۔ لیکن اس کے بغیر وہ

عمل صالح کی امید

رکھے ۔ تو اس کی یہ اُمید پوری نہیں ہو سکتی ہماری جماعت کو چاہیئے کہ وہ اس گر کو اچھی طرح سمجھ لے ۔ کمیونسٹوں نے یہ مشہور کر رکھا ہے ۔ کہ دنیا میں سب پیٹ کا ہی دھندا ہے ۔ چنانچہ ہندوستان کے جس مزدور اور کسان سے بھی بات کرو ۔ ۔ وہ یہی کہے گا ۔ کہ اور باتوں کو جانے دو ۔ دنیا میں تو اصل چیز پیٹ کا دھندا ہے ۔ اگر کمیونسٹ ایک بات کو بار بار رٹنے سے اس قدر پھیلا سکتے ہیں ۔ تو تم سمجھ سکتے ہو ۔ کہ اگر خدا کی بات کو رٹنا شروع کر دیا جائے ۔ تو وہ کیوں نہیں پھیلیگی ۔ اور قرآن یہ کہتا ہے ۔ کہ جس کے پیٹ میں حلال رزق جائے گا ۔ وہی دنیا میں عمل صالح بجا لا سکے گا ۔ اگر ہم اپنی باتوں میں اور خطبات میں اور تقاریر میں اور آپس کے لین دین میں یہی نقرہ دہرانا شروع کر دیں ۔ تو دنیا اس کی قائل ہو جائے گی ۔ لوگ پوچھا کرتے ہیں ۔ کہ ہم خدا تعالیٰ سے کس طرح محبت کریں ۔ نیکیوں میں کس طرح ترقی کریں گناہوں اور مختلف قسم کی بدیوں سے کس طرح بچیں ۔ اپنے مقاصد میں کامیابی کس طرح حاصل کریں ۔ اللہ تعالیٰ ان سب سوالات کا یہ جواب دیتا ہے کہ کلوا من الطیبات واعملوا صالحاً ۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ عمل صالح تم سے صادر ہوں ۔ تو تم

حلال اور طیب چیزیں

استعمال کرو ۔ اگر تم حرام خوری کرو گے ۔ تو تم میں دھوکا بھی ہوگا ۔ فریب بھی ہوگا ۔ دغابازی بھی ہوگی ۔ لالچ بھی ہوگا ۔ معاملات میں خرابی بھی ہوگی ۔ اس کے بعد یہ اُمید رکھنا ۔ کہ تم نیکیوں میں ترقی کرنے لگ جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا ہو جائے گی ۔ محض خام خیالی ہے ۔ تمہیں دونوں میں سے ایک چیز بہرحال چھوڑنی پڑیگی یا تو تمہیں اعمال صالح چھوڑنے پڑیں گے ۔ اور یا حرام خوری چھوڑنی پڑے گی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

. . . .

پڑے گی ۔ جو شخص ان دونوں کو اکٹھا کرنا چاہے گا وہ ہمیشہ ناکام ہوگا ۔ کامیاب وہی ہوگا ۔ جو حرام خوری کو چھوڑ دے اور

حلال اور طیب رزق

حاصل کرنے کی کوشش کرے ۔

"زر و جواہر کی سرزمین ۔ برٹش گی آنا"

ذیل کا مضمون ہمارے ایک واقف زندگی بھائی رحیم بخش صاحب آف گی آنا نے تحریر فرمایا ہے ۔ آپ نے ۱۹۴۵ء میں احمدیت کو قبول کیا ۔ اور ۱۹۵۰ء میں ربوہ تشریف لائے ۔ اس وقت آپ جامعۃ المبشرین میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ۔ کہ وہ عزیز موصوف کو اسلام کا مخلص علمبردار بنائے اور توفیق عطا فرمائے کہ وہ اپنے ملک کو احمدیت کے نور سے منور فرما سکیں ۔ آمین ۔

سولہویں صدی میں انگلستان میں ملکہ الزبتھ اول کی تاجپوشی کے بعد جزیرہ ٹرینیداد کے ایک انگریز پادری کو ایک ملاح کی زبانی ایک عجیب و غریب کہانی سننے میں آئی ۔ کہ جنوبی افریقہ کے شمالی حصہ میں ایک شہر ہے ۔ جو زر و جواہر سے بنا ہوا ہے ۔ وہاں کا بادشاہ اور رعایا اس قدر دولت مند ہیں ۔ کہ وہاں کے مکانات ، شہر کی فصیل اور سڑکیں ۔ تالاب ۔ برتن وغیرہ سب کے سب خالص سونے کے بنے ہوئے ہیں ۔ یہاں تک کہ بادشاہ جب غسل کرے تو اس کے جسم پر سونے کی گرد برسنے لگتی ہے ۔ گویا صابن اور پانی بھی سونے میں تبدیل ہو جاتا ہے ۔

یہ حیرت انگیز کہانی آناً فاناً تمام ملک میں مشہور ہو گئی ۔ اور پھر آہستہ آہستہ اس کا چرچا دوسرے ملکوں میں بھی ہونے لگا ۔ کیا اطالوی ۔ کیا جرمنی کیا فرانسیسی کیا ولندیزی اور کیا برطانوی سیاح سب کے سب اسی شہر کے حسین خواب دیکھنے لگے ۔ سر والٹر ریلے (Sir Walter Raleigh) ایک برطانوی سیاح نے یہ کہانی ٹرینیداد میں سُنی ۔ اور سنتے ہی وہ اس نامعلوم شہر کی تلاش کرنے کے لئے تیار ہو گیا ۔

جب کوئی قوم اپنی قسمت کا ستارہ بامِ عروج پر دیکھ لیتی ہے ۔ اور جب اس زرین موقعہ کو جس سے اس کی تعمیر حیات وابستہ ہوتی ہے اپنے سامنے کھڑا پاتی ہے ۔ تو اس قوم کے سپوت اس کو حاصل کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی بھی لگانے سے نہیں چوکتے سر والٹر ریلے ایک جواں مرد شخص تھا جو نہی اس نے عجیب و غریب بستی کی داستان سُنی ۔ وہ اس کی تلاش میں نکل کھڑا ہوا ۔ مگر اس کی کوششیں بار آور نہ ہو سکیں اس کے سُنہری خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے وہ ارمان ہسپانوی باشندوں کو برانگیختہ کرنے کا موجب بنا ۔ جو ۱۴۹۲ء میں کولمبس کے جنوبی امریکہ دریافت کرنے پر قسمت سے ان علاقوں پر قابض تھے ۔ سو راستے جہاں سنہری بستی کی تلاش تھی ۔ اس پر ہسپانیہ جو ایک طاقتور ملک تھا ۔ اس نے برطانیہ سے ہرجانہ طلب کیا برطانیہ کو اس کے آگے سرِ تسلیم خم کرنا پڑا ۔ اور وہ اپنے ہر دلعزیز سیاح سر والٹر ریلے کو واپس بلا کر اسے سزائے موت دینے کے لئے آمادہ کیا گیا ۔

لیکن کیا فی الحقیقت جنوبی امریکہ کے شمال میں کوئی سنہری بستی آباد تھی ۔ یہ اس وقت معلوم نہ ہو سکا ۔ یہاں تک کہ برطانیہ نے ولندیزیوں سے "گی آنا" کا کچھ حصہ چھین کر اپنے قبضہ میں کر لیا ۔ یہ تھی زر و جواہر کی سرزمین ۔ "گی آنا" ۔ جو ایک ملاح کی تمثیلی زبان میں مشہور ہو کر سر والٹر ریلے کی موت کا باعث بنی اور جس طرح ہندوستان سونے چاندی ۔ جواہرات ریشم ۔ مشک اور کافور جیسے قیمتی خزانوں کی وجہ سے سونے کی چڑیا کہلایا ۔ اور اس نام سے وہ پہلے پہل دنیا سے روشناس ہوا ۔ اسی طرح گی آنا اور اس کے نواحی علاقے اپنے قیمتی ایسار کے ذخائر ، عمدہ آب و ہوا ، کارآمد بیش قیمت معدنیات جنگلات اور پیداوار کی بنا پر زر و جواہر کی سرزمین کہلائے ۔ اور اس طرح یہ علاقہ یورپین ممالک کے توجہ کا مرکز بنا ۔

برٹش گی آنا

محل وقوع: جنوبی امریکہ کے شمال میں خطِ استوا سے ذرا اوپر واقع ہے ۔ اس کے شمال میں بحر اوقیانوس جنوب میں برازیل ۔ مشرق میں ڈچ گی آنا اور مغرب میں وینزویلا کا علاقہ ہے ۔

آب و ہوا: معتدل ہے ۔ درجہ حرارت ۷۰ اور ۹۰ فارن ہیٹ کے درمیان رہتا ہے ۔ برسات کے دو موسم ہیں ۔ ایک مئی جون جولائی اور دوسرا نومبر دسمبر ۔

پیداوار: زیادہ تر قہوہ ۔ کوکو ۔ ربڑ ۔ بلاٹا ۔ گنا کیلا ۔ ناشپاتی ۔ پھل وغیرہ سستے داموں دستیاب ہوتے ہیں ۔ مثلاً سنگترہ دو آنے سے چار آنے سیر تک ۔ کیلا ۲ آنے سے ۴ آنے سیر تک اسی نسبت سے دوسری اشیاء ملتی ہیں ۔

معدنیات: سونا ۔ ہیرا ۔ بکسائٹ جس سے المونیم تیار ہوتی ہے ۔ جست اور قیمتی پتھر ۔

آبادی: دو قسم کی ہے ایک مہذب اور دوسری غیر مہذب ۔ اول غیر مہذب ۔ ان کی بود و باش اور طرز رہائش وہی ہے جو امریکہ کے دریافت کیے جانے کے وقت تھی ۔ یہ لوگ شہروں اور قصبوں سے دور جنگلات میں مختلف قبائل میں رہتے ہیں ۔ اور ابرجینز (aborigines) کہلاتے ہیں ۔ بعض تو بالکل ننگے اور بعض نیم عریاں حالت میں رہتے ہیں ۔ اس کے باوجود ان میں شہوانی بد اخلاقی نہیں ہے ۔

ان کی خوراک زیادہ تر سبزیاں پھل اور گوشت ہے ۔ تیر اندازی اور گولہ باری اور کشتی رانی اور تیراکی میں ماہر ہیں ۔ جنگلات میں سفر جنگلی درختوں کے لٹکتے ہوئے لمبے لمبے رسیوں کے ذریعہ کرتے ہیں ۔ جن کو بندر کی طرح جھولا کر ایک درخت سے دوسرے درخت تک پہنچ جاتے ہیں ۔ مہمان نوازی میں زیادہ خصوصیت رکھتے ہیں اور جب تک کوئی مہمان ان کے رسم و رواج میں دخل نہ دے ۔ وہ اس کی خاطر مدارات میں کوئی دقیقہ نہیں چھوڑتے ۔

مذہب: ان کا کوئی مذہب نہیں ۔ لیکن ہر قبیلہ کا ایک سردار ہوتا ہے ۔ جو مشکل امور میں ان کی رہنمائی کرتا ہے اور "پیامن" کہلاتا ہے ۔

زبان: مختلف قبائل کی اپنی اپنی زبان ہوتی ہے ۔ جو دوسرے قبائل سے قدرے مختلف ہوتی ہے ۔ قبائل آپس میں ایک دوسرے کی زبان سمجھ لیتے ہیں ۔ مگر مہذب علاقوں کے باشندے ان کی زبان نہیں سمجھ سکتے ۔

دوم مہذب: مہذب آبادی کا دار الخلافہ "جارج ٹاؤن" ہے ۔ جو ایک بندرگاہ ہے ۔ "برٹش گی آنا" میں دوسرے درجہ کا شہر ایمسٹرڈم ہے ۔

تقسیم ملک: ملک تین حصوں میں منقسم ہے

(۱) ایسیکوبو Essequibo

(۲) بربائیس Berbice

(۳) ڈیمارارا Demarara

دریا: ملک میں تین بڑے بڑے دریا ہیں ۔ ملک میں مختلف قوموں کے لوگ آباد ہیں: مثلاً یورپین سوڈانی چینی ۔ پرتگالی اور ہندوستانی ۔ کل مہذب آبادی پانچ لاکھ ہے ۔ جن میں ہندوستانی سب سے زیادہ ہیں ان کی تعداد تین لاکھ پانچ ہزار ہے ۔ جن میں چالیس ہزار مسلمان اور ۲ لاکھ پینسٹھ ہزار ہندو اور دوسرے مذاہب سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ہندوستانی لوگ اس وقت گی آنا میں لائے گئے تھے جبکہ ہندوستان پر انگریزی راج کا دور دورہ تھا حکومت وقت نے ہندوستانیوں کے ساتھ بعض معاہدات کر کے انہیں یہاں بھیجنا شروع کیا اور اب یہ جا لتے ہیں

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر بابت ۵۳-۵۲ء منظور کیا جاتا ہے احباب نوٹ فرمالیں

ناظر اعلیٰ

نمبر شمار	نام منتخب شدہ	عہدہ	نام جماعت
۱	چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ	محاسب	پاکپتن ضلع منٹگمری
	ماسٹر الٰہ بخش صاحب	سکرٹری مال	〃
	ڈاکٹر سید امتیاز احمد صاحب	سکرٹری امور عامہ و خارجہ	〃
	حکیم سید بدر الحسن صاحب	〃 تعلیم و تربیت	〃
	میاں وارث علی صاحب اصراف	〃 ضیافت	〃
۲	مہر خان محمد صاحب	پریذیڈنٹ	لکھروانہ ضلع جھنگ
	مولوی غلام احمد صاحب	سکرٹری تبلیغ	〃 〃
	مہر احمد خان صاحب	〃 تعلیم و تربیت	〃 〃
	مولوی نور احمد صاحب	سکرٹری مال	〃 〃
	مہر راجہ خان صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
	خان محمد صاحب	نائب پریذیڈنٹ	〃 〃
۳	خان محمد علی خان صاحب درانی وکیل	پریذیڈنٹ	میاں سدہ
	مولوی نور الحق صاحب	سکرٹری مال	〃
	خان محمد حسن خان صاحب درانی	〃 جائداد	〃
	خان محمد عباس خان صاحب	〃 تبلیغ	〃
	مولوی شاکر اللہ صاحب دکاندار	〃 تعلیم و تربیت	〃
۴	چوہدری غلام احمد صاحب مینجر	پریذیڈنٹ	احمد آباد اسٹیٹ
	مولوی محمد عبد اللہ صاحب	جنرل سکرٹری	〃
	ماسٹر غلام رسول صاحب	آڈیٹر	〃
	عبد الغفور صاحب	سکرٹری امور عامہ	〃
	حافظ عبد الواحد صاحب	〃 تعلیم و تربیت	〃
	بابو عنایت اللہ صاحب	〃 مال	〃
۵	چوہدری عبد العزیز صاحب	پریذیڈنٹ	ٹھرڈ سیالکوٹ
	〃 محمد سلیم صاحب	سکرٹری مال	〃 〃
	〃 سردار خان صاحب مقامی	〃 تبلیغ	〃 〃
	〃 مہین صاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
	〃 محمد یعقوب صاحب	〃 وصایا	〃 〃
	〃 سردار خان صاحب مہاجر	〃 تبلیغ	〃 〃
۶	چوہدری حسین احمد صاحب	پریذیڈنٹ	ڈاسکے پور قادر آباد ضلع سیالکوٹ
	〃 نبی احمد صاحب	سکرٹری مال	〃 〃
	〃 ظفر احمد خالصاحب	〃 امور عامہ	〃 〃
	〃 نذیر حسین صاحب	〃 تبلیغ	〃 〃
۷	چوہدری رحمت اللہ صاحب	پریذیڈنٹ و امین	چک نمبر ۲۷۵ R.B لائل پور
	〃 محمد عبد اللہ صاحب	سکرٹری مال تبلیغ امور عامہ	〃 〃
	چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب گجر	سکرٹری تعلیم و تربیت	چک نمبر ۲۷۵ R.B لائل پور
	〃 نبی احمد صاحب	محاسب	〃 〃
	〃 رحمت اللہ صاحب	امام الصلوٰۃ	〃 〃
۸	مستری علم دین صاحب	پریذیڈنٹ سکرٹری تعلیم و تربیت امام الصلوٰۃ	روڈ ڈیرالہ چک نمبر ۱۰۹ R.B لائل پور
	چوہدری احمد دین صاحب	سکرٹری مال	〃 〃
	ڈاکٹر قدیر احمد صاحب	محاسب	〃 〃
	چوہدری بدر الدین صاحب	امین	〃 〃
	〃 نذیر حسین صاحب	آڈیٹر	〃 〃
	مستری علم دین صاحب	سکرٹری امور عامہ و تبلیغ	〃 〃
۹	چوہدری فیض احمد صاحب ملہی	پریذیڈنٹ	چک نمبر ۳۱ جنوبی سرگودھا
	〃 غلام رسول صاحب سندھو	سکرٹری مال	〃 〃
	〃 غلام احمد صاحب نمبردار	〃 امور عامہ وزراعت	〃 〃
	〃 احمد خان صاحب سندھو	〃 تعلیم و تربیت	〃 〃
	〃 نذیر احمد صاحب دکاندار	〃 تبلیغ نشر و اشاعت	〃 〃
	چوہدری عبد اللہ خان صاحب والہ	سکرٹری ضیافت	〃 〃
۱۰	حکیم انور حسین صاحب	پریذیڈنٹ سکرٹری تبلیغ	خانیوال ضلع ملتان
	عبد الغنی صاحب	سکرٹری مال	〃 〃
	مرزا احمد دین صاحب	سکرٹری امور عامہ و خارجہ	〃 〃
	چوہدری شریف احمد صاحب	جنرل سکرٹری محاسب	〃 〃
	مولوی نواب الدین صاحب	سکرٹری تعلیم و تربیت وصایا آڈیٹر	〃 〃
	چوہدری نبی محمد صاحب	امین	〃 〃
۱۱	صوفی غلام محمد صاحب	جنرل سکرٹری و سکرٹری امور عامہ	پشاور
	خان محمد خواص خان صاحب	سکرٹری تبلیغ	〃
	مولوی ملک مولا بخش صاحب	جائنٹ سکرٹری تبلیغ	〃
	مرزا عبد المجید خان صاحب	سکرٹری امور خارجہ سکرٹری جائداد و سکرٹری تعلیم و تربیت	〃
	مولوی عبد السلام خان صاحب	سکرٹری مال	〃
	میاں محمد حسین صاحب	محاسب	〃
	چوہدری فضل الرحمٰن صاحب	امین	
	مولوی مولا بخش صاحب	سکرٹری وصایا	〃
	مولوی محمد الطاف خان صاحب	آڈیٹر	〃
	ڈاکٹر شاہنواز صاحب	سکرٹری تالیف و تصنیف	〃
۱۲	چوہدری صادق علی صاحب	پریذیڈنٹ	گھسیٹ پور ضلع لائل پور
	〃 سردار محمد صاحب	سکرٹری امور عامہ	〃 〃
	مولوی عبد الرحیم صاحب	〃 تعلیم و تربیت	〃 〃
	چوہدری خدا بخش صاحب	〃 مال امام الصلوٰۃ	〃 〃
	چوہدری فتح محمد صاحب	〃 تبلیغ	〃 〃

مسٹر محمد علی اور پنڈت جواہر لال نہرو کے درمیان مسئلہ کشمیر کے بارہ میں تفصیلی بات چیت

متروکہ جائدادوں کے تنازعہ پر مسٹر احمد جعفر کے ساتھ گفتگو کرنے کیلئے مسٹر کھنہ کو دہلی سے بلایا گیا

کراچی ۲۷ جولائی: کل یہاں پاکستان اور بھارت کے وزرائے اعظم مسٹر محمد علی اور پنڈت جواہر لال نہرو نے تفصیل کے ساتھ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کی۔ انہوں نے پہلی بھی اس سوال پر غور کیا تھا۔ کل وزرائے اعظم کی دو ملاقاتیں ہوئیں۔ صبح کی ملاقات تین گھنٹے تک اور شام کی ۴۵ منٹ تک جاری رہی۔ وزرائے اعظم نے کل کی ملاقات میں متروکہ جائداد کے سوال پر بھی بات چیت کی۔ اور اب اس مسئلہ پر مزید گفت و شنید بھارت کی طرف سے مسٹر مہر چند کھنہ اور پاکستان کی طرف سے مسٹر احمد جعفر کے درمیان ہوگی۔ مسٹر کھنہ بھارتی وزارت آبادکاری کے مشیر ہیں۔ اور انہیں خاص طور پر کراچی بلایا گیا ہے۔ ایک مشترکہ سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے

وزرائے اعظم کے مذاکرات میں جو ساڑھے تین بجے شروع ہو کر ساڑھے پانچ بجے ختم ہوئے۔ ان امور پر بحث ہوئی۔ متروکہ جائداد، نہری پانی، کشمیر، مغربی بنگال میں گھرے ہوئے مشرقی پاکستان کے علاقے مشرقی پاکستان میں گھرے ہوئے بھارتی علاقے اور کوہ دار سے صبح دونوں وزرائے اعظم کے درمیان بات چیت پھر شروع ہوئی صبح کی ملاقات ۹ سے بارہ بجے تک اور شام کی ملاقات میں کچھ دیر تک مسٹر مہر چند کھنہ اور مسٹر احمد جعفر نے بھی شرکت کی اور متروکہ جائداد پر بحث کی۔ اب اس سلسلہ میں مفصل بات چیت مسٹر کھنہ اور مسٹر جعفر کے درمیان ہوگی۔ پریس نوٹ میں کہا گیا ہے۔ بات چیت کا زیادہ وقت مسئلہ کشمیر سے متعلقہ امور میں صرف ہوا۔ آج صبح ساڑھے نو بجے پھر دونوں وزرائے اعظم کی ملاقات ہوگی۔

کل صبح پنڈت نہرو نے قائد اعظم اور قائد ملت کے مزار پر پھول چڑھائے۔ راستے جاتے وقت ہزاروں لوگوں نے راستے کے دونوں طرف کھڑے ہوئے تالیوں اور نعروں سے آپ کا استقبال کیا۔ پنڈت نہرو اس سے بہت متاثر ہوئے۔ اور انہوں نے کھلی کار میں کھڑے ہو کر اس کا جواب دیا

اردو کو یوپی کی علاقائی زبان تسلیم کیا جائے

ڈاکٹر ذاکر حسین کا مطالبہ

لکھنؤ ۲۶ جولائی: آج یہاں یوپی اردو کانفرنس میں علیگڑھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ذاکر حسین نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ اردو کو یوپی کی علاقائی زبان تسلیم کیا جائے صوبہ کے عوام کی اکثریت اس معاملہ میں ہماری ہمنوا ہے

....

....

.... یہ مطالبہ غیر قومی یا ہندی کے خلاف ہرگز نہیں ہم خود زندہ رہیں اور زندہ رہنے دو کے اصول کو عملی صورت دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہم کسی پر بے جا دباؤ ڈالنا نہیں چاہتے۔ صرف ایک جائز بات منوانا چاہتے ہیں

ایسوسی ایٹڈ پریس کی اطلاع ہے کہ ڈاکٹر ذاکر حسین نے کہا۔ کہ اردو ایک آل انڈیا زبان ہے علاقائی زبان نہیں۔ آپ نے کہا کہ یوپی میں کم از کم ایک علاقائی زبان تسلیم کر کے ایک ایسی یونیورسٹی قائم کی جائے۔ جہاں آہستہ آہستہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ کانفرنس صدر جمہوریہ بھارت کے پاس ایک وفد بھیجے گی جو انہیں ایک یادداشت پیش کریگا اس پر بیس لاکھ دستخط ہونگے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے کہا۔ اردو مغربی بنگالی یا تامل کی طرح کوئی علاقائی زبان نہیں ہے یہ سارے ملک کی زبان ہے۔ مدراس میں اس کا گھر ہے۔ ہم اردو کیلئے کوئی الگ علاقہ نہیں چاہتے۔ ہم ہر قدم پر اردو اور ہندی کے بیچ بچاؤ کا ذریعہ چاہتے ہیں۔ یوپی کے تیس فیصدی پڑھے لکھے تمام مقاصد کیلئے اردو زبان استعمال کرتے ہیں حکومت یوپی اس وقت صرف ہندی زبان استعمال کر رہی ہے جس سے اردو دانوں کیلئے زبردست مشکلات پیدا ہو گئی ہیں اس طرح انہیں "ان پڑھ" بنا دیا گیا ہے۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے حسب ذیل مطالبات پیش کئے وہ یہ ہیں۔ عدالتوں اور دفتروں میں اردو میں درخواستیں لی جائیں۔ تمام اہم نوٹیفیکیشن اور نوٹس اردو میں شائع ہوں۔ پرائمری کے ... میں اردو کو ذریعہ تعلیم قرار دیا جائے۔ اور جہاں اردو کے کافی طالب علم ہوں وہاں دوسرے مضامین بھی اردو میں پڑھائے جائیں۔ ڈاکٹر ذاکر حسین نے کہا سمجھ میں نہیں آتا آج اردو کو اجنبی زبان کیوں سمجھا جاتا ہے۔

برطانیہ سویز سے اسلحہ اور گولہ بارود ہٹاوے

اینگلو مصری تنازعہ طے کرنے کیلئے امریکی تجویز

قاہرہ ۲۶ جولائی: معلوم ہوا ہے امریکہ نے سویز کا تنازعہ طے کرنے کے لئے برطانیہ کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ اس علاقہ سے سارا اسلحہ، گولہ بارود اور دوسرے فوجی آلات ہٹالے۔ امریکہ کا خیال ہے کہ اگر برطانیہ نے اس کی یہ تجویز مان لی۔ تو پھر سویز کے علاقہ میں برطانوی کا دستوں کی تعداد ہوگی کوئی اہمیت نہیں رہے گی۔

زراعتی مشینیں خریدنے کیلئے برطانیہ پاکستان کو سوا نو کروڑ روپے قرض دیگا

کراچی ۲۷ جولائی: سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ برطانیہ نے حکومت پاکستان کو ایک کروڑ پونڈ کا تقریباً سوا نو کروڑ روپیہ پاکستانی قرضہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ تاکہ اس سے پاکستان اپنے ہاں غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے برطانیہ سے بھاری زرعی مشینری خرید سکے۔ برطانیہ اس قرضہ پر چار فی صدی سود لیگا۔ یہ قرضہ دس سال میں ادا کیا جائے گا پہلے تین برس میں صرف سود کی رقم ادا کرنی ہوگی۔ امید ہے کہ پاکستان قرضہ کی یہ رقم دو تین سال کے عرصہ میں خرچ کرے گا۔ حکومت پاکستان نے اس قرضہ پر برطانیہ کے دوستانہ جذبات کی بہت تعریف کی ہے وزیر اعظم پاکستان نے ایک کروڑ پونڈ کے قرضہ پر حکومت برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے۔ "ہم ... بروقت امداد کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس رقم سے ہم اپنی ترقیات کی اسکیموں کے لئے بیرون ملک سے ... اور قیمتی مشینری خرید سکیں گے علاوہ اس سے ہماری پیداوار میں اضافہ ہوگا

بھارت سے رشتہ داروں کو مستقل اقامت کیلئے پاکستان بلانے کا نیا طریقہ

لاہور ۲۴ جولائی: سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جن پاکستانیوں کے قریبی رشتہ دار بھارت میں رکے ہوئے ہیں۔ اور پاکستانی شہری انہیں مستقل سکونت کیلئے بھارت سے پاکستان لانا چاہتے ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ پاکستان میں اپنے صوبہ یا علاقہ کی حکومت کو خاص فارموں پر درخواستیں بھیجیں متعلقہ حکومت درخواست دہندہ اور ان لوگوں کے متعلق جن کا اس نے درخواست میں ذکر کیا ہے۔ تصدیق کرنے کے بعد فیصلہ کرے گی۔ کہ اس کی درخواست منظور کی جائے گی یا نہیں جن کی درخواستیں منظور ہو جائیں۔ وہ لوگ پھر ملانے یا صوبہ کے پاسپورٹ حکام کو لکھیں کہ انہیں "منگائی سرٹیفکٹ" دیئے جائیں۔ اور درخواست دہندہ یہ سارٹیفکٹ پھر محفوظ ترین طریقے سے بذریعہ ڈاک بھارت میں مقیم ان رشتہ داروں کو بھیجدے جنہیں یہاں بلانا مقصود ہے۔ اس قسم کے منگائی سرٹیفکٹ جن رشتہ داروں کے لئے جاری ہوں گے وہ یہ ہیں: بیوی، باپ، ماں، بہن، بھائی، بیٹا، بیٹی یا کوئی اور ایسا قریبی رشتہ دار جس کا بھارت میں کوئی ذریعہ معاش نہ ہو جو سرکاری ملازم اپنے رشتہ داروں کو بلانا چاہتے ہیں وہ اپنے دفتر کی معرفت قریب ترین پاسپورٹ افسر کو درخواست بھیجیں۔

کراچی ۲۷ جولائی: آج پیر ۲۷ جولائی کو شام کے پانچ بجے وزیر اعظم بھارت پنڈت جواہر لال نہرو پاکستان کے اس فوجی دستے کی مارچ پاسٹ کی سلامی لیں گے۔ جو لندن میں تاجپوشی کے بعد واپس آیا ہے۔ سلامی کے لئے چبوترہ وکٹوریہ روڈ پر گورنر جنرل ہاؤس کے قریب بنایا گیا ہے۔ پاکستان کا یہ دستہ مارچ پاسٹ کے بعد کٹوری روڈ اور بندر روڈ ایکسٹینشن سے ہوتا ہوا قائد اعظم کے مزار پر جائیگا۔ پاکستانی فوج اس موقعہ پر وہی رنگ برنگی وردیاں پہنے ہونگے جو انہوں نے لندن میں پہنی تھیں۔

بھارتی وزیر اعظم قائد اعظم اور مسٹر لیاقت علی خاں کے مزاروں پر

کراچی ۲۷ر جولائی۔ (سٹاف رپورٹر) بھارتی وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے کراچی میں اپنے دوسرے دن کے پروگرام کی ابتداء قائد اعظم اور قائد ملت کے مزاروں پر پھول چڑھا کر کی۔ پنڈت نہرو کے ہمراہ بھارتی ہائی کمشنر مسٹر موہن سنہا مہتہ اور بھارت کے نائب وزیر خارجہ مسٹر چند الجی تھے۔ پنڈت نہرو سرمے رنگ کی کھلی "قیصر" کار پر مزار تک گئے۔ کار پر بھارتی جھنڈا لہرا رہا تھا۔

گورنر جنرل ہاؤس سے مزار تک کے پورے راستہ پر دونوں طرف ہزاروں آدمی پنڈت نہرو کو دیکھنے کے انتظار میں صبح سے کھڑے تھے۔ مزار کے دروازے پر کراچی کے چیف کمشنر مسٹر اے ٹی نقوی نے ان کا استقبال کیا۔ اور ان کو قائد اعظم کے مزار تک لے گئے۔ جہاں پنڈت نہرو نے پھولوں کی دو چادریں چڑھائیں۔ اس کے بعد پنڈت نہرو اور ان کی جماعت قائد ملت لیاقت علی خاں کے مزار پر گئے۔ اور وہاں بھی پھول چڑھائے۔

پاکستان اور بھارت کے وزیر اعظم کی تیسری ملاقات گورنر جنرل ہاؤس میں شام کے چار بجے شروع ہوئی۔ اور پانچ بج کر ۱۵ منٹ تک جاری رہی۔ اس ملاقات میں متروکہ جائیداد کا مسئلہ موضوع گفتگو رہا۔ وزیر اعظم کی اس گفتگو میں بھارت کی وزارت آبادکاری اور متروکہ جائیداد کے مشیر مسٹر مہر چند کھنہ اور متروکہ جائیداد آبادکاری کے معاملہ میں وزیر اعظم پاکستان کے مشیر مسٹر احمد ای۔ ایچ جعفر بھی موجود تھے سہ پہر دونوں وزرائے اعظم اور ان کے مشیروں نے متروکہ جائیداد کے مسئلہ پر بہت تفصیل سے گفتگو کی۔ اور اس کے ہر پہلو پر تبادلہ خیال کیا۔ کانفرنس کے بعد مسٹر احمد جعفر نے یو۔ پی۔ پی سے ایک ملاقات میں کہا ہم نے صاف ذہنوں کے ساتھ گفتگو کی۔ دونوں طرف خیر سگالی کا جذبہ تھا۔ اس لئے میں اس سلسلہ میں تصفیہ نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ مسٹر کھنہ نے کہا۔ وزیر اعظم پاکستان بہت صاف ذہن رکھتے ہیں۔ مسٹر احمد جعفر نے پنڈت نہرو کے متعلق کہا۔ پنڈت نہرو متروکہ جائیداد کے مسئلہ میں ایک متوازی اور پر امید زاویہ نگاہ رکھتے ہیں۔ دونوں مشیر مسٹر کھنہ اور مسٹر احمد جعفر آج صبح اپنی گفتگو جاری رکھیں گے۔ اور دونوں حکومتوں کی وزارت آبادکاری کے افسران گفتگو میں ان کی مدد کریں گے۔ دونوں مشیروں نے بتایا۔ کہ سہ پہر کو گفتگو بڑی دوستانہ فضا میں ہوئی۔ اور متروکہ جائیداد کے معاملہ میں گفتگو میں خاص کام ہوا ہے۔

بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۲ سے آگے

پڑھنے دو۔ رفع یدین کریں۔ تو بازو توڑ دو۔ سجابہ اٹھائیں۔ تو کاٹ دو۔ اور جو انہیں کافر و مرتد نہ سمجھے وہ بھی کافر و مرتد ہے۔ آخر نظامی صاحب کیا مما نعت کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

نظامی صاحب بظاہر بڑی سادگی سے فرماتے ہیں۔ کہ دوسرے فرقوں کے باہمی اختلافات بنیادی نہیں فروعی ہیں۔ گویا غیر تشریعی نبی کی آمد کا اعتقاد ہی بنیادی اختلاف ہے۔ اگرچہ خود سازبات ہے۔ مگر چلو مان لو۔ کیا جناب کو خبر ہے۔ کہ دیوبندیوں پر حضرت مولانا بریلوی کا فتوی کفر وارتداد اس بنا پر بھی ہے کہ وہ "ختم نبوت" میں آپ کے عقیدہ سے ہم آہنگ نہیں؟ حضرت محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا حوالہ اوپر درج ہے۔ اس لحاظ سے پھر کیا ان تمام علمائے حق کے اختلافات بنیادی نہیں۔ جو ختم نبوت کے متعلق آپ کے ہم آہنگ نہیں۔

پھر جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد ثانی کے متعلق اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ ان کی نبوت غیر تشریعی ہوگی۔ ان کے متعلق کیا کہا جائیگا۔ ان سے عقیدہ میں ہم آہنگ ہونا ضروری ہے یا نہیں سیاست کیا کہتی ہے؟ کاش آپ سمجھتے کہ اختلاف فی نفسہٖ کوئی بری چیز نہیں۔ بلکہ اس کو فتنہ و فساد کا ذریعہ بنانا بری چیز ہے۔ کیا اگر "رفع یدین" پر خون خرابہ ہو جائے۔ تو محض اس لئے کہ یہ فروعی اختلاف ہے۔ آپ اس کو نظر انداز کر دیں گے؟ حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا قول ہے۔ کہ "اختلاف امتی رحمۃ" البتہ پارٹی بازی کے پھیر میں پڑ کر اختلاف کو ملک میں فتنہ و فساد کا ذریعہ بنانا سخت قابل نفرین ہے۔

دنیا میں نہ کبھی اختلافات مٹے ہیں۔ اور نہ مٹ سکتے ہیں۔ حق یہ ہے۔ کہ اختلافات کا نہ مٹنا بھی مستحسن ہے۔ ورنہ ترقی رک جاتی ہے۔ چنانچہ ع

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اور نہ سیاسی اتحاد و اتفاق کے یہ معنی ہیں۔ کہ تمام لوگ عقائد میں یک رنگ ہو جائیں۔ کیونکہ ایسا کبھی ہوا ہی نہیں سکتا۔ یہی نظریہ مساوات ہے۔ جس نے اشتراکیوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔ اصل اتحاد اور اتفاق اور سیاسی دانشمندی یہ ہے۔ کہ ہم اختلاف عقائد کو برداشت کرنا خود بھی سیکھیں اور اپنے عوام کو بھی برداشت کرنا سکھائیں۔ بات کہاں سے کہاں چلی گئی۔ ہم نظامی صاحب سے صرف یہ کہنا چاہتے تھے۔ کہ اگر آپ کے خیال میں حضرت مرزا صاحب ایدہ اللہ تعالےٰ کے بیان کا پس منظر سیاسی ہے اور مذہبی نہیں۔ تو آپ فرمائیں۔ کہ آپ کو جس خیال نے تحریک کی ہے۔ کیا وہ سیاسی ہے یا مذہبی؟ برادرم اگر آپ سیاست ہی کے دلدادہ ہیں۔ تو اپنی سیاست کی بنا ر کسی ٹھوس پروگرام پر رکھئے۔ دوسروں کے پروردہ فتنوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کوئی مفید نہیں۔ بہت سا سامان عبرت موجود ہے۔ سچے محب الوطن پارٹی لیڈر برسر اقتدار حریف پارٹی سے اپنے اختلافات کی بنیاد ٹھوس حقائق پر رکھا کرتے ہیں۔ ورنہ ابن الوقتی تو ہر وہ کوئی کر سکتا ہے۔ جس کے نزدیک حب الوطنی مفاد پرستی سے کوئی بالا چیز نہیں۔

کمبودیا فرانسیسی یونین میں رہنے پر رضامند ہو گیا

سائیگاؤں ۲۷ر جولائی۔ کمبودیا اس امر پر رضامند ہو گیا ہے۔ کہ اگر فرانس اسے پوری آزادی اور خود مختاری دیدے۔ تو وہ فرانسیسی یونین کے اندر رہتے ہوئے کامن ویلتھ سٹیٹس کی حیثیت قبول کرنے پر رضامند ہو جائے گا۔ شاہ کمبودیا نے فرانس کو ایک یادداشت بھیجی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ وہ کمبودیا کو اختیارات منتقل کرنے کے لئے آخری تاریخ کا اعلان کر دے۔ اس کے بعد وہ کمبودیا کی آئندہ حیثیت کے متعلق فرانس سے بات چیت کریں گے۔

مبلغ مغربی افریقہ کی تقریر

کراچی ۲۶ر جولائی (سٹاف رپورٹر) آج احمدیہ ہال میں مجلس مذاکرہ علمیہ کے زیر اہتمام جناب قریشی محمد افضل صاحب مبلغ عازم گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ نے جو اس سے قبل نائیجیریا میں بھی تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے موضوع پر تقریر کی۔ خاتمہ سے قبل آپ نے اپنے گذشتہ تبلیغی واقفات و تجربات کی روشنی میں حاضرین کے مختلف سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ اجلاس کی صدارت جناب مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ کر رہے تھے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

جماعت احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کا جلسہ سیرت النبیؐ

کراچی ۲۷ر جولائی۔ (سٹاف رپورٹر) کل جماعت احمدیہ کراچی حلقہ مارٹن روڈ کے زیر انتظام مسجد احمدیہ حلقہ مارٹن روڈ میں سیرت النبی صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سیرت طیبہ اور آپؐ کے سوانح کے مختلف حصوں پر مختلف مقررین نے تقاریر کیں۔ مقررین میں جناب چوہدری عبد اللہ خاں صاحب امیر جماعت کراچی۔ مولوی عبد المالک خاں صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کراچی اور جناب بابو الہ داد صاحب شامل تھے جلسہ کی صدارت جناب میاں عبد الحق صاحب ناصر نے کی۔

مسٹر ایڈن امریکہ سے واپس لندن پہنچ گئے

لندن ۲۷ر جولائی۔ برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ایڈن امریکہ میں آپریشن اور آرام کے بعد آج واپس لندن پہنچ گئے۔ ان کی بیوی جو مسٹر چرچل کی بھتیجی ہیں۔ وہ بھی ان کے ساتھ آئی ہیں۔ ۵۶ سالہ مسٹر ایڈن ۵ر جون کو آپریشن کے لئے لندن سے امریکہ گئے تھے۔

شیخ نیاز محمد صاحب کی وفات

ربوہ سے محترمہ بیگم صاحبہ سید محمود اللہ شاہ صاحب مرحوم مطلع فرماتی ہیں۔ کہ ان کے والد جناب شیخ نیاز محمد صاحب بروز جمعہ (۲۴ر جولائی) کی شام کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ریٹائرڈ انسپکٹر آف پولیس تھے۔ اور ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ مرحوم بڑی خوبیوں والے مخلص احمدی اور صحابی تھے اور موصی بھی تھے۔ احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔